

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی - ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء | نمبر ۴۱

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۱پائی ار	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی		عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	ار	سوالات لوقا کی انجیل پر	ار	ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲و۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر "	ار	ہدایت المسلمین	۸ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا	ار	اسلام میں مسیح اُردو	۱۰ر	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اسلام	۲ر	دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۳ر	ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۱۰پائی	الکفارہ	۸ر	سمپر دائے	۳ر و ۱۰ر
دیہاتی سوال وجواب پنجابی اردو حروف	۱۰پائی	بائبل یا قرآن	۱۰ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
" سوال وجواب رومن اُردو	۱۰پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	حل مشکلات حصہ اوّل اُردو	۲ر
" سوال وجواب گورمکھی	۱۰پائی	اشمار شیریں	۳ر	تحقیق بائبل	۴ر
شبد وغزلیں اُردو	۱ر	میزان الحق	۴ر	طالبان حق	۹ر
شبد وغزلیں گورمکھی	۱ر	طریق الحیات	۲ر	تواریخ بائبل	۸ر
سوالات متی کی انجیل پر		اشعۃ القرآن	۶ر	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول - مِن تصنیف ایڈورڈلے آئینز صاحب رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ و اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلیئے پرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر ۹ر +

صحت جسمی | مِن تصنیف قاضی میر محمد - کوٹھی - فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۹۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہرایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس | مِن تصنیف عبدالاحد از قاہرہ - کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۱۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی - پادری ٹگین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کیے جاتے ہیں - قیمت ۱ر +

مسیح کی تعلیم | مِن تصنیف ڈاکٹر جے - ڈبلیو - رابرٹس صاحب جس کو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی اُردو ۔ رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر اُردو ۔ ۹ر اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری - ہرایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض | ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر - ۸ر - ۱۲ر رومن ۸ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویں گی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے ہم کتاب کی قیمت ۲ ، ۱ گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۴ر +

ویدونکی اصل - فارسی اُردو قیمت ۸ر +

ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو قیمت ۲ر +

دائی گری | مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۱۲ر فارسی اُردو ۱۲ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہرایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے - اسلیئے ہرایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران | یہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلیئے سندی کتاب ہے - ہرایک گھر نہیں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت ۸ر یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہوجائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں +

۱ - انجیل سنگھ نمبر وار - ۲ - امباوی ٹوکری - ۳ - سدیپک چھن - ۴ - پھرکی - ۵ - میں رمدا پھرداہاں - ۶ - ایک کتی وی کتھا - ۷ - ذات وران - ۸ - سیونک کھاگئی +

دیگر کتابیں

ابن جور اُردو	۸ر +	شعاع نور حصہ اول و دوم	۵
راجنس کروسو	۱۲ر +	طیطس رفیق صلیب	۸
طلائی شمعدان	۴ر +	تحقیق الاسلام حصہ اول	۱۰
مارکوپولو کا سفرنامہ	۸ر +	مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی	۱
روح سے معمور زندگی	۴ر +	القاب مسیح	
طریق دعا	۴ر +	بائبل کسطرح پڑھنی چاہیے	

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی - گورمکھی حروف - ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے - مجلد بورڈ - ۴ر +



نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء

گلدستہ اخبار

پرتگال کی ملکہ ماہ گزشتہ کی ۱۸ تاریخ بخار اور تنگی ہاری سے بیمار ہوکر ہسپتال میں چلی گئی ہے۔ اُمید کیجاتی ہے کہ بہت جلد شفایاب ہوجائیں گی۔ بادشاہ بھی ہسپتال میں جاتے ہیں۔

پولیس نے یکم اکتوبر کو کنگس وے میں حقوق طلب مستورات کی حویلیوں پر حملہ کیا اور بڑی تند کشمکش کے بعد کئی ایک حقوق طلب سرغنہ مستورات کو گرفتار کرلیا۔ جو آنے والے موسم خزاں میں ایک مہم کے لئے مشورہ کررہی تھی۔

روس چین میں خاصکر علاقہ منگولیا میں بڑھتا جارہا ہے۔ دوسری طرف جاپان بھی چین کی محافظت میں فوجیں قایم کررہا ہے۔

۲- اکتوبر کو جب ریل ٹنگرے نگون کو جارہی تھی تو کیٹ گنگ سے چالیس میل کے فاصلہ پر ایک سخت طوفان میں گھرگئی۔ درخت ہوا کی شدت سے اُکھڑ رہے تھے۔ ایک درخت اُکھڑ کر ریل کی سڑک پر گرا۔ جس سے انجن کی اگلی جالی اور چند گاڑیوں کی چھتیں ٹوٹ گئیں۔ مگر کسی جان کا نقصان نہ ہوا۔ ریل چار گھنٹے لیٹ ہوگئی۔

کراچی میں جو لوگ پرندوں کے پروں کی تجارت کرتے ہیں اور اس سبب سے اُن پر بڑی بے رحمیاں اور سختیاں کی گئیں ہیں۔ اُن میں سے دو کو عدالت سے بیس بیس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

چترال ریلیونگ کالم یکم اکتوبر کو مرزکیمپ میں جو گنڈ گاہ لوواری کے اس سمت میں واقعہ ہے۔ بحفاظت تمام پہنچگیا ہے۔ اور کسی قسم کا اس کو نقصان یا مخالفت نہیں ہوئی ہے۔

قندھار میں ایک سخت بلوا ہوا ہے جس میں وہاں کا قاضی اور مفتی دونوں قتل ہوگئے ہیں۔

مدراس کے بنک میں سود کے نرخ میں ایک روپیہ اور زیادہ کیا گیا ہے اور اب اس کا سود ۴ فیصدی ہے۔

پنجاب کے فنانشل کمشنر صاحب مسٹر اے ایچ ڈائک ۱۵ نومبر کو رخصت پرسے واپس آجائینگے۔

سُنا جاتا ہے کہ لاہور کے سابق سول سرجن میجر کپ آئی- ایم ایس جو رخصت گئے ہوئے ہیں۔ اپنی خدمات سے سبکدوش ہوجائیں گے۔

ہز ہائینس مہاراجہ آف بے پور سینٹ ایمبولنس ایسو سی ایشن کی ہندوستانی شاخ کے وائس پریذیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔

پنجاب کے انسپکٹر جنرل آف پولیس سرای- ای فرنچ دورہ پر شملہ سے ۴ اکتوبر کو روانہ ہوگئے ہیں اور یکم کو لاہور پہنچینگے۔

سبز مکھی کے غول کا ہراول کلکتہ میں نمایاں ہوگیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بارش کا اب قریباً خاتمہ ہے۔ اور سردی کا موسم شروع ہوگیا ہے۔

ایم- اور ایس- ایم ریلوے کا ایک یورپین گارڈ گرٹ نامے جو جلر پیٹ میں مقیم تھا اُس کو پولیس نے اس جرم میں گرفتار کرلیا ہے کہ وہ ریلگاڑی میں سے خشک چمڑے اور کپڑے اور پھل چوری کررہا تھا جو اسکے چارج میں تھے۔

بے تار کی تاربرقی کے علاوہ بے تار کا ٹیلیفون بھی ایجاد ہوگیا ہے جس کی اب آزمائش ہورہی ہے۔

ڈاکٹر کارلیمن صاحب جو لکھنؤ میں گورنمنٹ دماغی خانہ کے نگران تھے۔ اور جنہوں نے ۲۳ سال تک وہاں کام کیا ہے۔ اب بیماری کی وجہ سے اپنے کام سے مستعفی ہوگئے ہیں۔

انگریزی بادپرواز ہمل اور ہاڈکر نے اعلان کیا ہے کہ وہ بھی پیگوڈ کی قلابازیاں کھاتے ہوئے بادپرواز ی کی تقلید میں کوشش کررہے ہیں۔

پاگو اور یاکوم کے درمیان ایک ریل گاڑی سڑک پرسے اُتر گئی جس کے صدمہ سے ۱۰ فوت اور سو آدمی زخمی ہوگئے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ مسٹر اے ایل پی گمز سی- آئی- ای جو اندور میں قائمقام ریذیڈنٹ تھے وہ آئندہ ماہ مارچ میں کرنل فنچ کے بجائے حیدر آباد میں ریذیڈنٹ ہونگے۔

تار برقیات

سالونیکا سے ایک تار مظہر ہے کہ دروزو سے خبر آئی ہے۔ کہ ایڈمیرل لرنی اسد پاشا کو اسباب کا ذمہ وار بتاتے ہوئے کہ مسیحیوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچے اس کو روک دیا ہے یقین کیا جاتا ہے کہ یہی طرز اس نے کرابو دو مسیحیوں کے قتل ہونگی بابت اسمٰعیل بے کے ساتھ رکھی ہے۔ جو صوبہ البانوی گورنمنٹ کا پریذیڈنٹ ہے۔ اسد پاشا اسباب پر اڑا ہوا ہے کہ موجودہ کیبنٹ میں اصلاح ہو۔ اور دار الخلافہ دورزو میں ہو۔

یکم اکتوبر لنڈن۔ دررزو میں اسد پاشا اور ویلینا میں صوبی گورنمنٹ کے درمیان جو متواتر مخالفتیں ہو رہی ہیں ان سے البانیہ کی حالت مخدوش ہے۔ یورپین کمشنر اپنے احاطہ کارکنی میں جمع ہو رہے ہیں۔ مگر کام بہت ہی مشکل نظر آتا ہے۔ کیونکہ ملک میں بد امنی پھیل رہی ہے۔ اور بہت سی قومی عداوتیں سخت ہو رہی ہیں سرویائی پریمیئر نے پارس کی سیر کرتے ہوئے ایک ملاقات کے وقت کہا کہ سروی فراہمی ایک ہفتہ میں مکمل ہو جائے گی۔ جبکہ اس علاقہ میں جو سرویا کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ البانی فوج مسلح باغی دستوں کو ایک شکست فاش دیگی۔

۳۰ ستمبر شملہ۔ ۲۸ ستمبر کو ذیل کی پلٹن اور افسر بمبئی سے عدن کو روانہ ہو گئے ہیں ۱۰۹ ویں پیدل پلٹن ۱۱ برٹش افسر ۳ لیڈیز ۲ بچے ۱۶ ہندوستانی افسر ۸۲۴ دیگر افسر ۷۷ ہمراہی ۹ گھوڑے۔ رائل آئرش رائفلس میں افسر اور دیگر مرتبہ کے لوگ ۳۰ ہمراہی۔ رائل گریس آرٹلری میں ۲ مرد ۱ عورت نیٹو آرٹلری میں ۲۰ مرد۔ سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹ کارپس میں ایک برٹش افسر ایک سویلین اور ۲۰ دیگر اشخاص۔ مدن فوج میں۔ ایک برطانوی افسر اور ایک مرد۔

۳۰ ستمبر روم۔ بنغازی سے ایک تار مظہر ہے کہ سیرینے سے جو چوتھی ڈویژن آئی تھی اس نے ۲۶ و ۲۷ ستمبر کو ایک سخت لڑائی کے بعد ان باغیوں کی ایک بڑی جماعت کو بھاری شکست دی جو میلسنرا اور سیدی یرفا میں جمع تھی۔ اطالویوں کا سپہ سالار جنرل دینائے تھا جس کی فوج میں سے ۱۴ مارے گئے اور ۴۳ زخمی ہوئے پہلے دن کی لڑائی کے بعد میدان کارزار میں چار سو عرب مارے ہوئے پائے گئے۔

۳۰ ستمبر لنڈن۔ ترکی بلغاری عہدنامہ جو دستخط کرنے سے بلقانی ریاستوں کے لئے ایک نئے زمانہ کی ابتدا ہو گئی ہے۔ کہ خطرہ کے وقت وہ نہایت ہی تند دشمن تھی ہیں۔ عہدنامہ مذکور پر دستخط کرنے کے بعد ترکی وزیر اعظم اور بلغاری خود مختار سفیر ساوؤف نے دل کھول کھول کر تہ دل سے تقریریں کیں کہ ترمیم شدہ سرحدی خطوط کے علاوہ اس عہدنامہ نے مسلمانوں کو پرانے بلغاریہ اور نئے صوبجات میں نہایت ہی فیاضانہ اور وسیع رعایتیں دی ہیں جو حقوق مسلمانوں کو دیئے گئے ہیں۔ اُن کا صرف انہیں حقوق کے ساتھ مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ جو مسیحی جماعتوں کو ٹرکی میں حاصل ہیں۔ سپورٹ توقع کرتا ہے کہ اس عہدنامہ سے جو بلغاریہ کے ساتھ ہوا ہے۔ یونان کے ساتھ بھی عہدنامہ ہو جائیگا۔ بلغاریوں کا نقصان ان ہردو جنگ میں یہ ہوا ہے کہ ۲۹۰۴۴ قتل ہوئے اور ۵۸۶۰۳ زخمی ہوئے۔ ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ہالینڈ نے وول کی دعوت قبول کر لی ہے کہ وہ البانیہ کے لئے ایک فرانسیسی رسالہ قائم کرے اور کئی ایک پولیس افسران کو بھیج رہا ہے کہ موجودہ حالات کی رپورٹ دے تاکہ یہ معلوم کرے کہ وقتاً فوقتاً کس قدر افسروں کی ضرورت پڑے گی۔

۳۰ ستمبر لنڈن۔ اتحادیوں اور کانسٹیچوشنوں کے درمیان میکسیکو میں ایک سخت جنگ ہوئی۔ بار ٹیڑو کے نزدیک جو لڑائی ہوئی اس میں کئی سو میدان جنگ میں مارے گئے۔

۲۹ ستمبر لنڈن۔ شاہ قسطنطین کل لنڈن سے ایتھنز کو روانہ ہونگے۔

کلیسیائی خبریں

بمبئی کے عمانوئیل گرجا گھر میں پادری گلسٹن بری نے بارہ عمر رسیدہ گجراتیوں اور دو بچوں کو بپتسمہ دیا۔

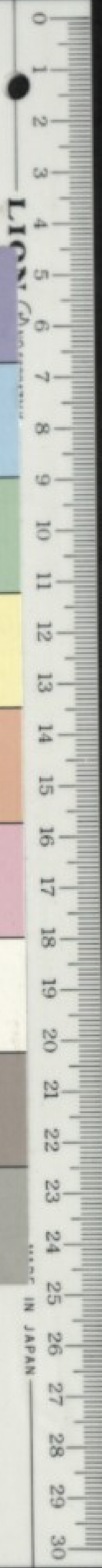
ایل۔ ایم۔ ایس بنارس کے پادری اے۔ سی۔ بکریج صاحب نے ایک بیوہ مسز نرمل زبینی گھوس اور اُن کی منجھلی بیٹی کو بپتسمہ دیا۔

مسٹر پال چودے جو تین سال تک یوانگ کرسچن کالج الہ آباد میں تعلیم پاتے رہے اور بعدہٗ ولایت میں جا کر ٹیمبرگ۔ اور سرافورڈ کی یونیورسٹیوں کے زیر تعلیم رہے تھے۔ اب اپنی تعلیم کا کورس ختم کر کے پیسیفک سمندر کے ساحل کے مقامات پر ۳۰۰ ہندوؤں اور سکھوں کے درمیان دینی خدمت کر رہے ہیں۔ ۱۳ جولائی کو مسٹر ایس۔ اے ہنٹر اور خود مسٹر چودے نے ملک لاس اینجلس کرسچن اینڈیور کنونشن میں ۱۰۰۰ آدمیوں کے مجمع میں ہندوستان کا حال سنایا۔

۳۱ اگست کو ایل۔ ایم۔ ایس مرزاپور کے گرجے میں پادری اے ڈبلیو میکلین صاحب کے ہاتھ سے ایک اہیر نے معہ اپنے دو لڑکوں کے بپتسمہ پایا۔

پرسبٹیرین کلیسیا کے گرجے کے لئے جو جے پور میں تعمیر ہو رہا ہے ہز ہائینس مہاراجہ مادھو سنگھ جی نے ۲۰۰۰ روپیہ کا عطیہ عنایت فرمایا ہے۔ تاکہ اس گرجے میں ایک عمدہ گھڑی لگائی جاوے۔

گونور واقعہ جنوبی ہند میں ایک سی ایم ایس کی کلیسیا ہے۔ جس میں ۵۰۰ شرکا ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان میں سے قریب ۲۰۰ شرکا ایسے ہیں۔ جو صرف مشن سکولوں میں پڑھنے کے سبب سے مسیحی ہو گئے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

دعا کا فوری اثر

چند سالوں کا عرصہ گذرتا ہے کہ انگلستان کے شہر لیورپول میں ایک شخص رہتا تھا وہ دعا کی بابت کہتا ہے کہ میں اور میری بیوی ایک دفعہ رخصت کاٹنے کے لئے نزدیک کے ایک گاؤں میں چلے گئے۔ ایک دن ہم دونوں تفریح کے لئے باہر گئے اور سڑک پر چلتے چلتے تھک کر سڑک کے ایک طرف گھاس پر بیٹھ گئے تاکہ ذرا سا دم لیلیں تھوڑی سی دیر کے بعد ہم اٹھ کھڑے ہوئے اور چل پڑے۔ چند قدم ہی گئے تھے کہ میری بیوی دفعۃً چلا اٹھی کہ میری تھیلی گر گئی یہ سنتے ہی ہم دونوں کے حواس باختہ ہوگئے کیونکہ جس قدر روپیہ پیسہ تھا وہ سب اُسی میں تھا اور ہمارے پاس کرائے یا کھانے پینے وغیرہ کے لئے کچھ بھی باقی نہ رہا تھا۔ ہم لوگ پھر وہیں واپس چلے گئے جہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور گھاس پر ہر طرف بٹوے کی تلاش کی مگر بٹوا کہیں نظر نہ پڑا۔ اسی حیرانی اور مایوسی اور رنج کی حالت میں میں نے مسیح کا نام لیکر خدا سے دعا کی کہ یا خدا ہماری مدد کر کہ ہماری تھیلی روپیوں کی ملجائے۔ دعا کر کے میں پھر اسی جگہ واپس گیا اور تلاش کرنے لگا کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے اُس شخص سے کہا کہ میری بیوی سے اُس کی تھیلی کھو گئی ہے اور اب نہیں ملتی۔ وہ شخص یہ سنتے ہی اُچھل کھڑا ہوا اور جہاں ہم بیٹھے تھے وہاں گھاس میں ادھر اُدھر تلاش کرنے لگ پڑا اور چند لمحوں میں وہ تھیلی ہاتھ میں لئے ہوئے ہمارے پاس واپس آیا اور ہم کو وہ تھیلی دے کر چلا گیا۔ تب تو میری حیرانگی اور استعجاب کی کوئی حد نہ رہی۔ اور میں خدا کا نہایت ہی دل سے شکریہ ادا کرنے لگا۔ جس نے میری دعا کا ایسا فوری جواب دیا اور اس مہربانی کو یاد کر کے نہایت ہی خوش اور بار بار شکر گذار ہوتا تھا۔ میں اسی وقت اپنی بیوی کے پاس گیا اور اُس سے کہا تھیلی ملگئی خدا نے دعا کا جواب دیدیا۔ وہ بھی یہ دیکھ کر حیران ہوئی اور بڑے الحاح اور ابتہاج کے ساتھ خدا کی تعریف از حد گذار ہونے لگی بیشک خدا اپنے بندوں کی دعاؤں کا سننے والا ہے اور فوراً سنتا ہے۔ مگر صرف ایمان اور اُمید اور محبت شرط ہے۔ مسیحی لوگوں کا خدا دعاؤں کا سننے والا خدا ہے۔ مگر دیگر مذہبوں کا بے رحم (خدا) ایسا نہیں ہے وہ معافی اور دعا کے سننے کی اعلیٰ صفات سے مبرّا ہے۔ اپنے پرستاروں کی وہ مطلق پرواہ نہیں کرتا۔

عہدنامہ عتیق ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

ماہ اگست کے ہارورسٹ فیلڈ میں پُرانا عہدنامہ اور ہندوستان میں مسیحی کے عنوان سے بنگلور کے یونائیٹڈ تھیولاجیکل کالج کے پروفیسر پادری جی ای فلپس صاحب ایم۔ اے کا ایک بڑا دلچسپ اور سبق آموز لکچر چھپا ہے جس کے پورے ترجمے کی تو اس مختصر میں گنجائش نہیں ہے مگر ہاں کئی ایک خاص بات کا ذکر کرنا ہمارے ناظرین کے لئے فایدہ سے خالی نہ ہوگا۔ اس مضمون پر بحث کرتے ہوئے پادری صاحب مذکور کہتے ہیں کہ پُرانا عہدنامہ ہم کو یہ تعلیم دیتا ہے (١) خدا کی وحدانیت (٢) اخلاقیت خدا کی لازمی خصلت ہے۔ (٣) ذات انسانی میں الوہیت ہے (٤) تاریخ میں ایک مسلسل اور دوامی مقصد اور ارادہ پایا جاتا ہے۔ اور کہ ہندوستانی کلیسیا یہودی ورثہ کی مالک ہے۔ اس لئے پُرانا عہدنامہ ہندوستانی مسیحیوں کی تعلیم کے لئے دستورالعمل اور تعلیمات کا مخزن ہے۔ اس مخزن میں بنی اسرائیل کی مصری غلامی اور اس سے رہائی۔ عبرانی انبیا کی تعلیمات۔ یہوواہ کے خادم کی دُکھ اور تکالیف کا اعلےٰ معراج۔ جیسا کہ یسعیاہ نبی کی کتاب میں درج ہے۔ اخلاقی زندگی جو ایوب کی کتاب کے ٣١ ویں باب میں درج ہے جس میں ایوب اُس قسم کی زندگی کا ذکر کرتا ہے۔ جس کے بسر کرنے کی اُس نے کوشش کی تھی۔ یہ تمام امور اور عہدعتیق کے دیگر مقامات جن میں انسانی زندگی اور چال چلن کی تصویریں کھینچی ہوئی ہیں نہایت ہی قابل غور فکر و تقلید ہیں۔

مگر اس لکچر میں ایک اور بات قابل ذکر ہے اور وہ یہ ہے جیسا کہ پروفیسر صاحب کہتے ہیں ہم نے عموماً دس احکام کو (اس اخلاقی تعلیم کا) مرکز تسلیم کیا ہوا ہے۔ مگر دس احکام پُرانے عہدنامہ کی اخلاقی تعلیم کا (کسی ہیج سے عمدہ ترین) نمونہ نہیں ہیں۔ اور ان سے جو تعلیم نکلتی ہے وہ (بہت ہی بھدی) اور (سلبیہ پہلو کی ہے) خطوط وحدانی میں جو الفاظ ہیں وہ ہمارے ہیں۔ اور معنی کو واضح کرنے کے لئے اس عبارت میں داخل کئے گئے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ دس احکام اخلاقیت کی تعلیم کی ہر ممکن صورت اپنے اندر رکھتے ہیں اور ایسے کامل اور محیط اور کافی ہیں کہ ان میں کچھ اور اضافہ نہیں ہو سکتا۔ اور خداوند مسیح نے ان کی کاملیت اور جوہر کو ان دو احکام میں مرکوز کیا ہے۔ "کہ تو خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنے سارے زور سے پیار کر اور اپنے پڑوسی سے ایسی محبت رکھ جیسی اپنے آپ سے"۔ اور یہ کہنا کہ دس احکام پُرانے عہدنامہ کی اخلاقی تعلیم کا (کسی ہیج سے عمدہ ترین) نمونہ نہیں ہیں اور ان سے جو تعلیم نکلتی ہے وہ (بہت ہی بھدی) اور سلبیہ پہلو کی ہے۔ ایک لایعنی اور بیہودہ بکواس ہے۔ پرانے اور نئے ہر دو عہدناموں کی تمام اخلاقی تعلیمات دس احکام میں محیط ہیں۔ اور کل بائبل میں کوئی ایسی اخلاقی تعلیم نہیں ہے جو پرانے عہدنامہ کے دس احکام کے اندر نہ ہو۔

خواجہ کمال الدین مرزائی لنڈن میں

ناظرین بخوبی جانتے ہونگے کہ خواجہ کمال الدین صاحب یہاں سے مرزائی محمدیت کی اشاعت کے لئے انگلستان میں ڈیرہ جمائے بیٹھے ہیں۔ اور لنڈن میں اپنے مقصد برآری کے واسطے قسم قسم کی کاروائیاں کر رہے ہیں۔ اس لئے ناظرین کو ناگوار نہ گذریگا اگر ہم بتائیں کہ آپ پر انگلستان جانے سے کیا اثر پڑا۔ اس امر میں ہم اپنے ہمعصر مسلمان امرت سر کیم اکتوبر سے چند ایک بیانات نقل

کرکے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ ان کی ظاہری صورت اب وہ نہیں رہی جو ہم ہندوستان میں دیکھ چکے ہیں ...... (۱۵ پ) مولوی ظفر علی صاحب سے انہیں کی عبارت مندرج زمیندار دیتے ہیں کہ (شرعی پاجامہ والے کمال الدین کی بجائے جس کی بھاری بھرکم صورت پر شیخ زماں کا گماں ہوتا تھا۔ یہاں جو آکر دیکھا تو ایک اچھا خاصہ چھلا چھلایا۔ ترشا ترشایا کوٹ پتلون کالر ونکٹائی والا خواجہ نظر پڑا...... خواجہ صاحب نے خود کہا ہے کہ مجھ سے یہاں کے پادریوں نے پوچھا تم کس فرقہ اسلام سے تعلق ہو تو میں نے کہا کہ صرف اسلام سے...... جو بات خواجہ صاحب کو پنجاب میں رہ کر معلوم نہیں ہوئی تھی وہ یورپ کی آب و ہوا سے میسر آئی" یہاں سے ظاہر ہے کہ خواجہ صاحب بیرونی شکل اور قطع وضع میں پورے یورپین ہیں اور عقیدہ میں صرف مسلمان یعنی مرزائی محمدیت سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ قادیانی اخبارات کی لنترانیوں کی کوئی حد نہیں۔ جو ناحق کی ڈینگیں لگاتے رہتے ہیں کہ خواجہ کمال الدین صاحب انگلستان میں احمدی محمدیت کی اشاعت کر رہے ہیں اور اس میں ان کو بہت ہی کامیابی حاصل ہے۔ مگر خبر نہیں کہ آپ پر وہاں کیا اثر پڑا کہ مرزائیت ہی کو سلام کر دیا۔ گئے تھے مونڈنے خود ہی مونڈے گئے۔

مسیحی مشنوں کا کام ہندوستانی اندھوں کے درمیان

مخزن مسیحی الہ آباد لکھتا ہے کہ ہندوستان میں ...... نابینا ہیں۔ اس کثیر تعداد نابینوں کے لئے ہم دیکھتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں نے کچھ فکر نہیں کی۔ مسیحیوں نے کچھ کیا ہے مگر اتنا نہیں جتنا انہیں کرنا چاہیے تھا لیکن اب کچھ کرنا شروع کیا ہے۔ راجپور میں عیسائی نابینوں کے واسطے ایک سکول جاری ہے۔ اسی طرح الہ آباد میں بھی ایک ادارہ ہے جس میں بڑی قوموں کے اندھے داخل کئے جاتے ہیں حال میں امریکن مشن کے دو اندھوں نے میٹریکولیشن امتحان پاس کیا ہے۔ یہ مدرسہ ۱۹۰۰ء میں ان نابینا بچوں سے شروع کیا گیا تھا جو سڑکوں پر چھوڑے گئے تھے۔ جس وقت سے آج تک اس مدرسہ میں قریب ۱۲۵ طلباء پڑھ کر نکل گئے اور چالیس ہنوز پڑھ رہے ہیں۔ لڑکیوں کو سلائی اور کشیدہ اور پردے بنانا سکھایا جاتا ہے۔ اور لڑکے بیت (بید) کی ٹوکریاں اور کرسیاں بناتے ہیں بعض بڑی عمر کے اندھے ایسے ہی ہنروں سے اپنی روزی کما رہے ہیں۔ اندھے اکثر گانے اور قسم قسم کے ساز بجانے میں بڑے مشتاق ہوتے ہیں بمبئی کے سب سے بڑے ہندوستانی گرجے میں ایک اندھا لڑکا باجا بجاتا ہے۔

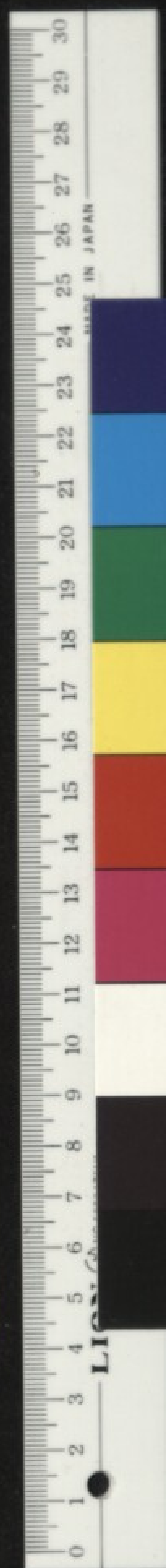
ایک ہندوستانی مسیحی ڈپٹی کمشنر

یہ خبر بڑی طمانیت اور ابتہاج سے سنی جائے گی۔ کہ مخزن مسیحی کے بیان کے مطابق ایک ہندوستانی نوجوان بنام مسٹر چارلس تھامس بی۔ اے ڈپٹی کلکٹر منتخب ہوئے ہیں۔ صاحب موصوف ایم۔ ای مشن سے تعلق رکھتے ہیں۔ سابق میں وہ مختلف مقامات میں اکسائیز انسپکٹر کے اعلےٰ منصب پر ممتاز رہ چکے ہیں جس میں انہوں نے بڑی مستعدی اور دیانتداری سے کام کیا۔ یہ صاحب غالباً ریڈ کرسچن کالج لکھنؤ کے پھل ہیں۔

ہم صاحب موصوف کو مبارکباد دیتے ہیں اور اپنے مسیحی نوجوانوں کے سامنے ان کا نمونہ پیش کر کے کہتے ہیں۔ کہ کوشش کرو۔ سرکاری محکموں میں بڑی بڑی جگہیں لو۔ قوم کے فخر۔ مذہب کے ناز۔ ملک محب بنو۔ یہ وقت پیچھے ہٹنے یا رہنے کا نہیں ہے۔ جب ساری قومیں ترقی کر رہی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ تم آگے نہ بڑھو۔ سرکار دولتمدار کا دروازہ سب کے لئے ہر وقت کھلا ہے۔ جان سے کوشش کرو اور اس میں داخل ہو۔ اپنی قوم کی پایہ داری اور آزادی کے غرہ نہ ہو مشنوں ہی کے بھروسے بیٹھے رہو۔ جو شخص مشنوں ہی کی ملازمت پرست ہوئے بیٹھے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ آخر مشنیں تم کو کہاں تک ملازمت دیگی آخر وہ بھی تو یورپ اور امریکہ کے چندوں پر سہارا لئے بیٹھی ہیں۔ پس خود جدوجہد کرو اور سلف سپورٹ ہو جاؤ

نباتاتی خوراک کی قدر و قیمت

رسالہ ہیلتھ کلچر ماہ اگست کے پرچہ میں گوشت خوری کے نقصانات اور خرابیوں پر ایک بڑا طویل طویل مضمون درج ہے۔ جس میں مضمون نویس نے بتایا ہے کہ ایک پونڈ (تقریباً آدھ سیر) پختہ گوشت میں قریب ۱۴ گرین کے یورک ایسڈ ہوتا ہے۔ گوشت کھانے سے...... پیشاب دگنا ہو جاتا ہے اور دیگر زہر بھی اسی نسبت سے بڑھ جاتے ہیں۔ گوشت خور آدمی کا پیخانہ سبزی خور آدمی کے پیخانہ کی بہ نسبت دگنا زہر دار ہوتا ہے۔ پیشاب کا زہریلا پن دگنا سے بھی زیادہ ہوتا ہے برائٹس ڈیزیز (مرض ابرص) کے اسباب میں سے ایک سبب گوشت خوری ہے۔ مرگی کی بیماری والا جب گوشت کھاتا ہے تو اس کی غشیاں دگنی ہو جاتی ہیں جو لوگ سبزی کھاتے ہیں ان کی نہ صرف عمریں دراز ہوتی ہیں۔ بلکہ وہ کام بھی زیادہ کرتے ہیں۔ قدیم یونانی لوگ اپنے پہلوانوں کو دانے اور پھل کھلایا کرتے تھے اہل سپارٹا اپنے عروج و اوج میں سبزی خور تھے۔ ملک ہنگری کے دہقان جو خاصکر سبزی ہی پر اپنا گذارہ کرتے ہیں۔ وہ اکثر بڑی بڑی عمروں تک زندہ رہتے ہیں۔ ان کی عمریں اکثر ۱۰۰ برسوں کی ہوا کرتی ہے۔ سبز خوراک کی عمدگی اور مفید ہونے کی ایک مثال بائبل میں بھی ملتی ہے یعنی دانیل اور اس کے رفیقوں کی جبکہ وہ بابل میں اسیر ہو کر گئے تھے جنہوں نے "کھانے کو سبزیاں اور پینے کو پانی" مانگا اور جب دس روز بعد ان کا مقابلہ شاہی خوراک کھانے والوں سے کیا گیا تو ان کے چہروں پر ان سب جوانوں کے چہروں کی نسبت جو بادشاہ کا دیا ہوا بخرہ کھاتے تھے زیادہ رونق اور تازگی نظر آئی۔ (دانیل پہلا باب) پس ثابت ہوتا ہے کہ سبز خوراک گوشت اور اس سے بنی ہوئی خوراکوں کی نسبت زیادہ مقوی اور صحت بخش ہے۔ اور چہرہ کی رونق اور تازگی زیادہ کرتی اور دماغی حالت بہت ہی اعلےٰ ہو جاتی ہے۔ دیانند جی کی گھاس پارٹی کے حق میں یہ باتیں ہیں۔ اور ماس پارٹی کے خلاف۔



کیا سوامی دیانند رشی و مہرشی تھے؟

یہ سوال نہایت ضروری ہے کیونکہ آجکل ہمارے دیانندی بھائی انسان پرستی کی دھن میں گر دیانند جی کی بے حد تعریفیں کرتے پھرتے ہیں۔ اور پبلک اور پرائیویٹ جلسوں میں بلکہ عام بات چیت میں بھی رشی مہرشی کے آوازے کستے پھرتے ہیں۔ اور ان کی تحسین و آفرین کرتے ہوئے آسمان اور زمین کے قلابے ملاتے رہتے ہیں۔ اس لئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے مختصر طور پر ہم اس سوال کی تحقیقات کریں اور دیکھیں کہ کیا سچ مچ دیانند جی رشی مہرشی تھے؟ کیا ان کے اندر رشیوں اور منیوں کے اوصاف موجود تھے؟ ضرور ہے کہ اس پہلو سے ان کی پوزیشن صاف ہو تاکہ ایسا کہنے میں کسی کو کسی قسم کا شک باقی نہ رہ جائے۔ اس کام کے لئے ہم کو خود سوامی جی یا ان کے پیرووں کی تصانیف کو چھوڑ کر کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ مگر جب ہم ان کی کتابوں کو دیکھتے ہیں تو معاملہ بالکل دگرگوں معلوم ہوتا ہے۔ ایک بات جو آجکل دیانندی اخبارات میں سوامی جی کی بابت شائع ہو رہی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ رشی اور مہرشی نہ تھے۔ یعنی کہ ان کی تعلیم اپنشدوں اور درشنوں کے بہت خلاف ہے۔ اور گوروکل جی میں آج ایسے پنڈت موجود ہیں جو دیانندی تعلیمات پر اعتراض کرتے۔ اور ان پراچین گیان سے سنسکرت کی تعلیم دیتے ہوئے سلسلہ تعلیم جو مقابلہ ان کا ان کے ساتھ کیا جاتا ہے اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ دیانند جی کی تعلیمات غلط ہیں اور گوروکل کے استاد اور دیگر پنڈت لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ وہ ان پستکوں کی تعلیمات کے خلاف اور ترک کر دیئے جانے کے قابل ہیں یہی وجہ ہے کہ گوروکل کے پہلے پل پنڈت رامدیو اور پروفیسر [illegible] مہاشیوں نے سوامی جی کے ان اصولوں پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ کیا ایسی غلط تعلیم دینے والا اپنشدوں اور درشنوں کے مصنفوں کی طرح رشی اور مہرشی وغیرہ کے القاب سے ملقب ہونے کا مستحق ہو سکتا ہے؟ کیا دیانند جی نے کوئی اپنشد یا درشن تصنیف کئے ہیں۔ یا کر سکتے تھے؟ ہرگز نہیں پس وہ رشی اور مہرشی بھی کہلا ہی نہیں ہو سکتے۔ پھر رشی اور مہرشی شادی شدہ ہوا کرتے تھے اور ان کی سنتان بھی ہوتی تھی اور خاصکر پتر ضرور ہوا کرتے تھے۔ کیونکہ پتر بغیر گتی نہیں ہو سکتی (دیکھو منوسمرتی ۹: ۱۳۷ و ۱۳۸) مگر سوامی جی نے تو کبھی بیاہ نہیں کیا اور اس طرح پتر پیدا کر کے پتری رن ادا نہیں کیا۔ اسی پتری رن کے ادا نہ کرنے کے سبب سے اگست منی کے والدین کنوئیں میں لٹک رہے تھے۔ اور ان کے دھرم کی صرف ایک ہی رسی باقی رہ گئی تھی۔ اور اگر اگست منی بیاہ کر کے پتر پیدا نہ کرتا تو وہ ڈوری بھی کٹ جاتی اور وہ دونوں نرک میں جا پڑتے۔ مہابھارت میں اس کا مفصل حال درج ہے۔ پس جب سوامی جی نے بیاہ کر کے پتر پیدا نہیں کیا تو ان کی اور ان کے والدین کی گتی کس طرح سے ہوئی؟ اس صورت میں رشی اور مہرشی ہونا تو درکنار۔ وہ تو ضرور نرک میں گئے۔ ان کی گتی ہی نہیں ہوئی۔ پھر سوامی دیانند جی کی خود بیان کردہ اپنی سوانحعمری سے پتہ لگتا ہے کہ انہوں نے جو سنیاس لیا تھا۔ وہ نہ تو تین رنوں کو ادا کرنے کے بعد اور نہ ہی پورن ویراگ اور پورن گیان حاصل کرنے کے بعد دھارن کیا تھا۔ بلکہ صرف کھانا پکانے وغیرہ کے بکھیڑوں سے چھوٹنے اور بیاہ کرنے کے لئے ماتا پتا اور دوسرے رشتہ داروں کے دباؤ کے ڈر سے چھوٹنے کے لئے لیا تھا۔ پس جس سنیاس کی ابتدا روٹی کے جھگڑوں سے بچنے کی نیت سے ہو اس کی انتہا مکتی پر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مکتی یافتہ سنیاسی کے لکشن خود سوامی جی نے یہ بیان کئے ہیں کہ کپال یعنی بھیک کا برتن۔ درخت کی جڑ میں قیام۔ برے کپڑے۔ سب کے اوپر یکساں خیال۔ نہ کسی سے محبت نہ کسی سے دشمنی۔ یہ مکت پرش ارتھات سنیاسی کا لکشن ہے۔" مگر برعکس اس کے سوامی جی نے کبھی بھیک نہیں مانگی۔ محلوں اور اچھے اچھے گھروں میں رہتے۔ اور عمدہ عمدہ ریشمی کپڑے پہنا کرتے۔ اور سب کو یکساں نہیں دیکھا کرتے تھے۔ (جیسا کہ عیسائیوں اور مسلمانوں والے سملاسوں اور دیگر باتوں سے پرگٹ ہے) پس جب اس طرح سے خود ان کی مکتی ہی میں شک ہے۔ بلکہ یقین ہے کہ ان کی مکتی ہوئی ہی نہیں تو بھلا رشی اور مہرشی ہونا تو بہت دور ہے۔ رشی اور مہرشی تو مکت پرش ہوا کرتے تھے اور آواگون سے بالکل آزاد ہو گئے تھے۔ مگر سوامی جی میں یہ بات پائی نہیں جاتی۔ کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ تو کسی کیڑے مکوڑے کی جون میں گئے ہوں گے۔ کیونکہ آپ بھنگ پیا کرتے تھے۔ اور بھنگ کا نشہ شراب کے نشہ سے بھی بدتر ہے۔ منو جی لکھتے ہیں کہ شراب پینے والا براہمن کیڑے مکوڑے غلاظت خور جانوروں اور درندوں کی جون میں جاتا ہے"۔ (منوسمرتی ۱۲: ۱۶۰) پس ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ ان کا رشی اور مہرشی ہونا تو درکنار وہ تو مکت پرش بھی نہیں ہو سکتے اور ان کو ایسے القاب سے ملقب کرنا سخت غلطی اور لاعلمی ہے۔

چمار ممبری کا اُمیدوار

آج وہ زمانہ ہے کہ ہر ایک قوم اپنے اپنے ملکی اور تمدنی سدھار کی طرف بہت ہی لگی ہوئی ہے اور مادی ترقی کی شاہراہ پر سرتوڑ دوڑی جا رہی ہے۔ یہ حال نہ صرف اونچی ذاتوں اور قوموں ہی کا ہے۔ بلکہ ادنٰے قوموں کا بھی یہی حال ہے۔ کچھ تو وہ اپنے اندر سے اس معاملہ میں کوشش اور کچھ ہمارے غیر ملکی معزز اقوام کے لیڈر بعض صوبوں میں اچھوت ذاتوں کو ہر صورت سے زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کی طرف لے جانے میں سخت جدوجہد کر رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہو کہ مہتر اور چمار بھی میونسپل کمیٹیوں میں ممبر ہو رہے ہیں اور ممبر ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک اخبار لکھتا ہے۔

"ستھواپور کی کمیٹی کے تازہ انتخاب ممبران میں دو چمار بھی امیدوار ہوئے ہیں قبل ازیں ایک مہذب والئے ریاست اپنی کونسل میں بھنگی و مہتروں کو بطور ممبر بیٹھنے سے ادنٰی ذاتوں کو سرفراز کر چکے ہیں۔ اور ہمارے پنجاب کے ضلع جالندھر میں بھی مہتروں کا "ٹالیکی" نام ایک ایسا فرقہ ہے کہ جو حق ووٹ کا طالب نظر آتا ہے۔ مذکورہ بالا میونسپل انتخابوں میں چمار ممبر کو کامیابی ہو یا نہ ہو مگر اب وہ زمانہ بہت دور نہیں رہا جبکہ بھنگی اور چمار تعلیم یافتہ ہو کر اور اپنی حیثیت کو اچھا بنا کر ممبری یا اسی قسم دیگر اعزاز و افتخار سے ممتاز ہو سکیں گے۔"

ہمارے سیہی بھائی ذرا سوچیں۔ ان کی اچھوتوں اور کمزوروں کی طرف غور سے دیکھیں۔ ان کے اتفاق اور محنت کا بغور ملاحظہ کریں۔

مراسلات

خداوند یسوع مسیح کی تاریخی ہستی

حضرت مسیح کی فرضی شخصیت کی تردید

(نوشتہ مسٹر جے۔ آر۔ رائے۔ جرنلسٹ لاہور)

گزشتہ سے پیوستہ۔

میتھیو ارنلڈ۔ رشینلسٹ شاعر۔ عالم بنی آدم بائبل کی طرف ہمیشہ رجوع ہونگے۔ کیونکہ اس کے بغیر ان کا گزارہ نہیں ہے۔ راحت ہماری زندگی کا مقصود ہے۔ اور یہہ راستکاری ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور راستبازی بائبل کے سوا کہیں نہیں مل سکتی۔

رینان۔ فرانس کا مشہور محقق مورخ یسوع مسیح ہر طرح سے لاثانی ہے۔ کوئی شخص اُس کے ساتھ لگا نہیں کھا سکتی انجیلوں کا مسیح خدا کا نہایت شاندار اقرار اور انسان کے اندر خدا ہونے کا اعلےٰ ترین نمونہ ہے۔ وہ آئندہ صدیوں بطور شہنشاہ رہیگا۔ اس کی شان و شوکت لایزال ہے۔ اُس کی حکومت کا کبھی خاتمہ نہیں ہوگا۔

لیکی۔ مشہور انگریز مورخ۔ یہ مسیحیت کے لئے مخصوص تھا کہ وہ ایک ایسی ہستی (مسیح) دنیا کے سامنے پیش کرے۔ جو اٹھارہ سو سال کے انقلابات کے درمیان بھی انسان کے دل کو جوش محبت سے متحرک رکھے۔ ہر زمانہ۔ ہر قوم اور حالات پر اس کا نہایت گہرا اثر ہوا ہے۔ وہ نہ صرف نیکی و پاکیزگی کا اعلیٰ ترین نمونہ ہی ہے۔ بلکہ اُس کی عمل پیرائی اور رہنمائی کا بھی محرک ہے۔ تقریباً تین سالہ پبلک خدمت سے بنی آدم میں وہ اثر پیدا کیا ہے کہ علم اخلاق کے بڑے بڑے اُستادوں کی پند و نصائح اور فلاسفروں کی بحثوں کا اثر اس کے مقابلہ میں خاک بھی نہیں ہے۔

پروفیسر ھکسلے۔ پروفیسر ہکسلے لاادریت کا موجد اور مشہور انگریز سائنسدان۔ مسیح سے اٹھارہ سو سال پہلے۔ بت پرست اور بے جان چیزوں کی پوجا کرنے والی قوموں کے درمیان یہودی نبیوں نے مذہب کا ایسا تصور پیش کیا۔ جو مجھے بطیفت عقل انسانی کی ایسی ہی حیرت انگیز اپج معلوم ہوتا ہے جیسے ارسطاطالیس کا سائنس یا فدیاس کی صناعی۔۔۔۔ چاہے کوئی کتنا علم اور اعلےٰ ترین فہم و فراست حاصل کرے مگر وہ یہودی تصور دین کو نہیں پہنچ سکتا۔ کیا علم کی ترقی یہ غلط ثابت کر سکتی ہے کہ انصاف فضول اور رحم قابل نفرت ہے؟ کیا سائنس اس ناخوشگوار تضاد کو دور کر سکتا ہے جو ہماری تمنا اور عمل میں ہے۔ کیا وہ ہمیں عالم کے حدود دکھائیگا؟ اور کیا ہم اس کی بنا پر یہہ کہہ سکتے ہیں کہ اب ہم ہمہ دان اور عالم الغیب ہیں زیادہ علم نہیں چاہئے۔ میں عیسائی عالموں کی آرا نقل کرنے سے درگزر کرتا ہوں مضمون طول پکڑتا جاتا ہے۔

مسیحی مذہب کی موجودہ خوشگوار حالت۔ مسیحی مذہب کی موجودہ حالت جسے ہر کوئی جان سکتا ہے اور اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔ اس امر پر دال ہے کہ وہ ایک زندہ جاوید قوت ہے۔ جس نے قوموں کی کایا پلٹ دی ہے۔ اس کے اوپر یورپ کے دہریوں کے حملوں کا کوئی اثر نہیں ہوا مسیحی مذہب ہیکل اور اس کے چیلے چانٹوں کے ناپاک اور رکیک حملوں کے باوجود بھی ترقی کرتا جاتا ہے۔ ہم اپنے دعوے کے ثبوت میں واقعات اور شمار و اعداد پیش کرتے ہیں۔

مسیحیت کا حیرت انگیز اندرونی اثر

مسیحی مذہب محض فلسفی اور اخلاق عقاید کا مجموعہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک زندہ قوت ہے۔ جو افراد اسے صدق دل سے قبول کرتے ہیں۔ اُن کی حالت کچھ سے کچھ ہو جاتی ہے۔ جزیرہ ہوائی جزائر طیرا ڈل فیوگو (منتہائے جنوبی امریکہ) اور شنیا کے مردم خوار باشندوں کی وحشت اور غیر آدمیت چند سالوں کے اندر اندر بالکل تحلیل ہو گئی ہے۔ شروع میں (ساٹھ ستر سال کا عرصہ گزرا) ان جزائر کے باشندے پادریوں کو بھون کر کھا گئے تھے۔ مگر اُن کی جگہ اور جان نثار کرنے اور خدا کے فضل و رحم کا پیغام دینے کو تیار ہو گئے۔ اب آپ اگر وہاں جائینگے تو انہیں کبھی مردم خور نہ سمجھیں گے۔ آسٹریلیا۔ افریقہ اور دیگر ملکوں کے وحشیوں پر بھی مسیحی مذہب کا اسی قسم کا اثر ہوا ہے۔ دور کیوں جاؤ۔ مدراس کے پاریہ غریبوں کو دیکھئے ۱۸۹۹ء میں جب جالندھر میں آریہ سماج نے رہتیوں کو شامل کرنا چاہا تھا۔ اس وقت پرانے خیال کے ہندوؤں نے اُس کی سخت مخالفت کی تھی۔ اس وقت لاہور کے ایک نامی اور آریہ لیڈر نے مدراس کے پاریہ اور اوڑیسہ کے نیچوں کی چشم دید کیفیت بیان کی۔ میں وہاں لیکچر میں موجود تھا آپ نے ارد گرد کے ادنیٰ طبقہ کے لوگوں کی حالت دیکھ کر خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ مسیحی مذہب قبول کرنے کے بعد اُن کے اخلاق کیسے بلند اور اعلےٰ ہو گئے ہیں چین کے موجودہ انقلاب کا بانی ایک چینی مسیحی ہے اس سے بڑھکر بے نفس لیڈر کہیں نہیں ملیگا۔ جاپان کے غیر ملکوں کے ساتھ تعلقات قائم کرانے والا ایک جاپانی نو عیسائی تھا۔ میں یہ واقعات مسیحی مذہب کے عجیب و غریب اثر کے ثبوت میں پیش کر رہا ہوں۔

مشنری کام کی ترقی۔ دنیا کا کوئی ایسا ملک نہیں ہے۔ جہاں مسیحی مذہب کے پرچارک بت پرستوں کے درمیان کام نہ کرتے ہوں۔ اور یہ مبارک کام یورپ اور امریکہ کے مسیحی ریفارمروں کی خیرات سے چل رہے ہیں۔ حکومت کسی قسم کی کوئی مدد نہیں دیتی غیر ممالک کے پرچار کے لئے ۹۹ مشنری سبھائیں قائم ہیں۔ میں پانچ سال پہلے کے اعداد پیش کر رہا ہوں۔ اُن کی طرف سے گورے مشنری (۵۰۴۳۵) غیر اپدیسی (دیسی) (۲۸۰۲۷) کنواری عورتیں (۴۸۴۳۴) تھے ۱۸۹۵ء اور ۱۹۰۵ء کے درمیان اُن کے شمار میں تقریباً اسی فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ ان تمام مشنری سبھاؤں کی مجموعی آمدنی ۱۸۹۵ء میں (۴۱۹۴۴۲۷) پونڈ ۱۹۰۵ء میں (۳۹۳۳۴۴۴) پونڈ اور ۱۹۱۰ء میں (۵۰۴۱۲۲۵) پونڈ ہوئی۔ جو ہمارے ہندوستانی سکہ میں ساڑھے سات کروڑ





ت اور ہے۔ اتنی بڑی رقم جو ریاست حیدرآباد او میسور کی سالانہ آمدنیوں سے کچھ ہی کم ہے۔ صرف ان مشنوں پر خرچ ہوتی ہے۔ جو ایشیا افریقہ وغیرہ غیر مسیحی ملکوں میں پرچار کا کام کر رہے ہیں اب رومن کیتھلک مشنوں کی کیفیت سنو۔ سنہ ۱۹۱۰ء میں یوروپین رومن کیتھلک مشنری مرد کاہن (۷۵۳۲) تھے۔ جو پرچار کا کام کر رہے ہیں۔ بے دین (غیر پادری) (۴۶۰۵) تھے۔ کنواری عورتیں (۱۲۲۳۰) تھیں۔ اس کے اٹھائیس ہزار گرجے اور ۳۰ ہزار مشن کے اسٹیشن ہیں۔ جہاں کام ہوتا ہے۔ آپ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا طبع جدید میں مشن کا مضمون پڑھکر اپنا اطمینان کر لیجیئے گا

ایڈنبرا کی عالمگیر مشنری کانفرنس

جون سنہ ۱۹۱۰ء میں شہر ایڈنبرا میں عظیم الشان مشنری کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس کا اجلاس دس بارہ روز تک رہا۔ لارڈ بالفور آف برے اس کے صدر اعظم تھے۔ اس میں ایک سو ساٹھ مسیحی فرقوں اور مشنری سبھاؤں کے بارہ سو ڈیلیگیٹ شامل ہونے کو آئے تھے۔ جن میں یورپ اور امریکہ کی مسیحی قوموں کے وکلا ہندوستانیوں چینیوں۔ جاپانیوں۔ ترکوں۔ مصریوں۔ ایرانیوں۔ کوریوں اور دیگر مسیحی قوموں کے نائب بھی تھے۔ اس کانفرنس میں نرے پادری نہ تھے۔ بلکہ گورنر وزرا۔ لفٹنٹ گورنر۔ ایلچی۔ سفیر۔ صاحب قنصل وغیرہ سبھی شریک ہوئے تھے۔ جو مسیحی پرچار کے کام سے دلچسپی لیتے ہیں جلسہ میں بڑے بڑے انگریز۔ جرمن روسی۔ فرنچ رئیس بھی شریک ہوئے تھے۔ ہر ایک مجمع میں ہزارہا آدمی شریک ہوتے تھے۔ اس کی غرض یہ تھی کہ غیر مسیحی دنیا میں خداوند مسیح کا مبارک سندیسہ نجات پہونچانے کے لئے بہترین اور آسان طریقے وضع کئے جائیں۔ اس قسم کی کانفرنس جس میں دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم کے مسیحی شریک ہوئے ہوں۔ اس سے پیشتر کبھی نہیں ہوئی۔ مسیحی کلیسیا کی تاریخ اس کی نظیر بہم پہونچانے میں قاصر ہے۔ اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ عالمگیر مشنری کانفرنس کا کیا مطلب ہے یہی کہ مسیحی دنیا کے اندر اپنے مکتی داتا اور اس کے مبارک پیام نجات کی اشاعت کا خاص احساس اور جوش پیدا ہوگیا ہے۔ اور یہ کہ مسیحی قوموں کی مسیحیت نام نہاد نہیں۔ بلکہ زندہ ہے اور مسیحی زندگی نے ایک نئی صورت اختیار کی ہے۔ آپ ایڈنبرا سنہ ۱۹۱۰ء سے گریز کیجئے۔ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء میں لکھنؤ میں ایک عظیم مشنری کانفرنس منعقد ہوئی جس میں بڑے بڑے مسیحی پادری عالم اور دین دار چند روز تک اس امر پر غور کرتے رہے۔ کہ اسلامی ملکوں میں انجیل کا پرچار کامیابی کے ساتھ کس طرح کیا جائے۔ جو تجاویز پیش ہوئی تھیں۔ انہوں نے اب عملی صورت بھی اختیار کر لی ہے۔ یہ واقعات مسیحی زندگی کی بیداری پر دال ہیں۔ اور باوجود اس کے آپ کے بیانات کو محض ہیچ ٹھہرا رہے ہیں۔ کاش آپ اپنے ارد گرد نگاہ ڈالتے تو آپ ان باتوں سے ہرگز ناواقف نہ رہتے۔ اور ڈرگز وغیرہ کی لغویات کو وید کی سچائیاں سمجھ کر قبول نہ کرتے۔

امریکن اور ہندوستانی خادمان دین

نقل خط

میں چاہتا ہوں کہ آپ یاد رکھیں کہ ہمارے امریکن خادمان دین کی تنخواہ کی اوسط امریکن مزدوروں اور کلیوں مثلاً معماروں یا بڑھیوں کی آمدنی کے برابر ہے۔ ان میں سے معدودے چند ہی ہیں۔ جنکو معمار یا بڑھئی کی آمدنی سے دگنی یا زیادہ تنخواہ ملتی ہے۔ بمقابلہ اس کے اس ملک میں خادمان دین میں سے ایک پاسٹر جو گیارہ روپیہ ماہوار لیتا ہے۔ ایک ہندوستانی کلی کے برابر پاتا ہے یعنے مقابلتاً اتنا جتنا کہ میسیوں خادمان دین امریکہ میں پاتے ہیں۔ وہ پاسٹر جو ۲۵ روپیہ ماہوار مشاہرہ پاتا ہے۔ اس کی آمدنی ایک مستری یا راج کے برابر ہے۔ یعنے مقابلتاً اس کی آمدنی امریکہ کے یو۔ پی خدمت گذاروں کی تنخواہ کی اوسط کے برابر ہے۔

پادری فلاں (یہاں آپ نے ایک شہر کے پاسٹر کی مثال دی ہے) جو پچاس روپیہ ماہوار پاتا ہے۔ وہ ایک راج سے دگنا پا رہا ہے۔ بالمقابل اس کے امریکہ میں شاید چالیس پاسٹروں میں سے صرف ایک ہی ہے۔ جو اتنی تنخواہ لے رہا ہے۔ جاننا ہے کہ مجھے معلوم ہے امریکہ میں صرف وہی پاسٹر ہیں جو ہندوستانی سکّے کے موافق سو سو روپیہ ماہوار پا رہے ہیں۔ ہندوستانی خدمت گذاروں کو چاہئے کہ یاد رکھیں۔ اور کڑکڑائیں نہ۔ اور نہ ہی خیال کریں کہ خدا ہمارے ساتھ برا سلوک کر رہا ہے۔ یہ خدا کی مرضی معلوم ہوتی ہے کہ اس کے خدمت گذاروں کی تنخواہ ان کی آمدنی کی اوسط کے برابر ہونی چاہئے۔ جنکی وہ خدمت کرتے ہیں۔ اور زیادہ المدار کلیسیاؤں میں اوسط سے کم۔ (پھر وہ اس گرجے کے متعلم کی طرف مخاطب ہوکے کہتے ہیں) اگر تم کسی کو سلف سپورٹ کلیسیا سے ۵۰ یا ۶۰ روپیہ ماہوار تنخواہ ملے تو تم سمجھو کہ اس بادشاہ اور کلیسیا کے ممبروں نے تمہارے ساتھ بڑا اچھا سلوک کیا ہے۔ جسے خود دوسروں کی سخاوت پر گذارہ کرنا پڑا تھا۔ اور کوئی جگہ نہیں رکھتا تھا جہاں وہ اپنا سر بھی رکھے۔

اس مقابلہ میں جو میں نے کیا ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھو کہ امریکہ میں سب خادمان دین بی۔ اے ہیں۔ ایک بھی کم نہیں۔ اور بعض ان میں سے اس سے بڑی بڑی ڈگریاں رکھتے ہیں مثلاً ایم۔ اے۔ ایل ایل ڈی وغیرہ۔ حالانکہ اس ملک میں خدمتگذاروں میں سے کوئی بھی ان سے تعلیمی لحاظ سے اعلے ہونے کا دعوے نہیں کر سکتا۔

تھیالوجیکل کالجوں کے پروفیسر بھی امریکہ میں بڑی بڑی اور دولتمند کلیسیاؤں کے پاسٹروں سے زیادہ تنخواہ نہیں پاتے ہیں یعنی ان کی اوسط آمدنی ایک راج کی آمدنی سے دگنی ہے۔ اور یقین ہے کہ انہیں رہنے کا مکان بھی مفت نہیں ملتا۔ اور یہ پروفیسر سب ڈی۔ ڈی۔ ایل ایل ڈی ہیں۔ اسباب یہاں بھی اس ملک کے تھیولاجیکل پروفیسر امریکہ کے تھیولاجیکل پروفیسروں پر کوئی فضیلت نہیں رکھتے۔

پروفیسر فلاں (یہاں بھی آپ نے ایک زندہ مثال دی ہے) حالانکہ وہ بی۔ اے بھی نہیں ہے۔ تو بھی پچاس روپیہ ماہوار لیتا ہے۔ اور مکان مفت ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ پچاس روپیہ تنخواہ ایک ہندوستانی معمار یا بڑھئی کی آمدنی سے دگنی ہے اس طرح مالی حالت میں امریکہ کے تھیالوجیکل پروفیسروں سے

کچھ زیادہ پا رہا ہے۔ خدا نے پولوس کی معرفت فرمایا ہے کہ انجیل سنانے والے انجیل ہی کے اسباب زندگی حاصل کریں۔ جس کا مطلب جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ ہے۔ کہ وہ اُن ہی لوگوں سے پرورش کئے جائیں۔ جن کی وہ خدمت کریں۔ اگر وہ اُن کے لئے روحانی چیزیں مہیا کرتے ہیں تو وہ اُن کی جسمانی چیزیں مہیا کریں اس کا مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ مقابلتًا اپنے مخدوموں کے انہیں بڑی بڑی تنخواہیں ملیں۔

اگر انہیں اپنے اور اپنے خاندان کی خوراک اور پوشش کے لئے کافی ملتا ہے تو اس پر ہی قناعت کریں۔ جو کچھ میں نے اس خط میں خادمان دین کی تنخواہ کی بابت کہا ہے پوشیدہ بات نہیں ہے۔ جسے چاہو دکھا سکتے ہو۔ بلکہ میں خوش ہونگا اگر تم ہندوستانیوں کے سامنے یہ خط پڑھ سناؤ۔ اس ملک کے خادمان دین عمومًا اس مضمون کی نسبت جاہل ہیں۔

تمہارا خیر خواہ

دستخط (رابرٹ سٹوارٹ)

ہم ڈاکٹر صاحب کے اس خط پر بہت کچھ کہنا نہیں چاہتے بلکہ اپنے ہم خدمتوں کی طرف سے اس پر سنتے کے آرزومند ہیں۔ بیشک اگر ہم اس خط پر کچھ کرسکتے ہیں تو صرف یہ کہ ڈاکٹر صاحب کی اس باریک بینی کی آگہو داد دیں۔

ہمارے خیال میں جب بزرگ ڈاکٹر صاحب امریکن اور ہندوستانی خادمان دین کی لیاقتوں اور تنخواہوں کا مقابلہ کرنے بیٹھے ہونگے۔ تو اُن کے سامنے امریکہ کا کوئی نامعلوم محدود حصہ اور گوجرانوالا کا اڈسٹرکٹ موہوم ہوگا۔

گو ہم امریکہ نہیں گئے۔ اور ہم اس جگہ کے پاسٹر صاحبان کی حالت کی ٹھیک تصویر نہیں کھینچ سکتے۔ اور اگر کھینچنے کی کوشش کریں بھی تو شاید بے فائدہ ہوگی۔ اور اعتبار کے لائق نہ سمجھی جائے تو بھی ہمیں چونکہ اس ملک کے لوگوں کے وسیلے سے روشنی ملی اور انہیں کے زیر سایہ ابھی تک ترقی کے میدان میں دوڑ رہے ہیں۔ اُن کے ساتھ ہمارا زیادہ تعلق ہے۔ اور نیز اُن کے ساتھ ہم خدمت ہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے امریکن بھائی ہی کے منہ کے کلمات کو پیش کرکے ڈاکٹر صاحب سے اور اُنکے ساتھ دریافت کریں کہ وہ کونسی امریکہ ہے یا امریکہ کا کونسا حصہ ہے جہاں بیچارے پاسٹروں کو گیارہ گیارہ روپئے تنخواہ ملتی ہو۔

ابھی چند دن گزرے ہیں کہ ہم اپنے ایک بزرگ امریکن بھائی کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ اثنا گفتگو میں امریکہ کے پاسبانوں پر بات چل پڑی۔ ہمارے اس عزیز بھائی نے بیان کیا کہ امریکہ کا ایک پاسبان ہے جو تیس ہزار روپیہ سالانہ پاتا ہے یعنے ۲۵۰۰ روپیہ ماہوار جو ہندوستان میں ایک اعلے درجے کے ڈپٹی کمشنر صاحب کی تنخواہ ہے۔ اور بہت سے پاسبان ایسے جو اتنی تنخواہ پا رہے ہیں جتنی ہم لوگ ہندوستان میں۔

اب جناب ڈاکٹر صاحب رقمطراز ہیں کہ امریکہ میں نئی جائیں پاسبان پیچھے صرف ایک ہی پاسٹر ہے جو پچاس روپیہ ماہوار پاتا ہے۔ اور امریکہ میں صرف دو ہی پاسبان ہیں جو ہندوستانی سکہ کے موافق سو سو روپیہ ماہوار پا رہے ہیں۔

ان ہر دو متضاد بیانات پر پتہ نہیں کہ ہم کیا کہیں اور کس طرح سے ڈاکٹر صاحب کی بات کو مان لیں لیکن اتنا کہہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں عرض کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ آجکل گیارہ روپیہ ماہوار پر تو مزدور بھی نہیں ملتا۔ ہاں البتہ بابو یا منشی مل سکتے ہیں۔ اور وہ اس سے بھی کم شاید پانچ روپیہ پر بھی۔ آجکل مزدوری پیشہ لوگوں کی مزدوری ایسی بڑھ گئی ہے کہ آٹھ یا دس آنہ سے کم نہیں لیتے۔ اور اس لحاظ سے اگر ہم اُن کی روزانہ اوسط ۸ آنہ رکھ لیں تو اُن کی ماہوار آمدنی پندرہ روپیہ ماہوار ہوگی۔ اور بمقابلہ اس کے پادری صاحبان کی آمدنی کی اوسط آٹھ اور دس روپیہ کے بیچ ہوگی۔ اسی طرح سے وہ پاسٹر جو پچیس روپیہ ماہوار پا رہا ہے۔ وہ کسی طرح سے بھی مستری یا راج کے نہ تو برابر اور نہ ہی دُگنا کما رہا ہے۔ آجکل مستری اور راج بھی سوا ۱½ روپیہ بعض وقت ۱½ روپیہ سے کم نہیں لیتے۔ اب اگر اُن کی اوسط آمدنی ۳۷½ روپیہ مانی جائے تو جناب ڈاکٹر صاحب فرمائیگا کہ پچیس روپیہ کس طرح سے ۳۷½ روپیہ کے برابر ہو سکتا ہے۔ برابری چھوڑ یہاں تو ایک تہائی کی کمی ہے۔

پھر اس کے بعد جناب ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ فلاں پاسٹر جو پچاس روپیہ ماہوار پاتا ہے وہ ایک راج سے دُگنا پا رہا ہے اور فلاں پروفیسر حالانکہ وہ بی۔ اے نہیں تو بھی پچاس روپیہ ماہوار لیتا ہے۔ اور مکان مفت۔ ہم نے دیکھا ہے کہ پچاس روپیہ تنخواہ ایک ہندوستانی معمار یا بڑھئی کی آمدنی سے دُگنی ہے بزرگ ڈاکٹر صاحب ہم نے ابھی دکھلایا ہے۔ کہ راج کی ماہوار آمدنی کی اوسط ۳۷½ روپیہ ہے۔ اب پچاس روپیہ کس طرح سے ۳۷½ روپیہ سے دُگنا ہو سکتا ہے۔ البتہ ایک طریقہ ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر آپ اس کلیسیا کو یہ صلاح دیں کہ وہ اس پاسٹر صاحب کی تنخواہ کو پچیس روپئے کر دے تو آپ کا دُگنا قائم رہیگا۔ اور ہم بھی بسر وچشم منظور کرنے کو تیار ہونگے۔ اور وہ پاسبان بھی آپ کا نہایت مشکور ہوگا۔

ہندوستان میں آجکل بڑھئی بھی سو سو روپیہ ماہوار اور بعض جگہ اس سے بھی زیادہ کما رہے ہیں۔ تو بالمقابل اُن کے کس طرح سے ایک پروفیسر جو پچاس روپیہ لیتا ہے۔ دُگنا کماتا ہے۔ جناب ڈاکٹر صاحب اگر آپ بالفرض دُگنا ہی۔ دُگنا نہ سہی برابر ہی چاہتے ہیں تو برائے مہربانی یہ کام کر گزریئے اور ہم بھی زور کیساتھ درخواست کئے دیتے ہیں کہ آپ اس بورڈ سے جس کے ماتحت وہ کام کر رہے ہیں درخواست کیجئے کہ وہ اس پروفیسر صاحب کی تنخواہ کو سو روپیہ کر دے۔ وہ پروفیسر صاحب آپ کا نہایت ہی احسانمند ہوگا۔ اور ہم بھی آپ کے دل سے شکرگزار ہونگے۔ اور ہمیں آپ کا دُگنا۔ دُگنا نہ سہی برابر ہی تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔

جناب ڈاکٹر صاحب آپ نے بیچارے پاسٹروں اور پروفیسروں کی تنخواہوں کا مقابلہ تو مزدوروں وکھیوں راجوں اور مستریوں کے ساتھ کر لیا۔ لیکن ہمیں یہ نہ بتایا کہ بڑھئی اور راج کونسی کلیسیاؤں کے پاسبان اور کن پلپٹوں پر کھڑے ہو ہو کر کچھ دیا کرتے ہیں۔ اور کیسے امریکن دیو ہیں اصحاب

کی دعوتوں میں شریک ہوتے اور سوسائٹیوں کے ممبر ہیں اور کن سیمنریوں میں پروفیسر کی کرسی پر بیٹھکر دیسیوں کو تعلیم دینے پر مامور ہیں۔ ڈاکٹر صاحب آپ نے ہندوستان میں کہاں قلیوں کو کوٹ پتلون اور اُن کی بیویوں کو سایہ جیکٹ اور اُن کے بچوں کو فراک پہنے دیکھا۔ کب آپ نے کسی مزدور کو دعوت دی کہ وہ آپ کے میز پر کھانا کھائے؟ کب آپ کسی مزدور کے گھر گئے اور اس نے بڑے تپاک سے ویلکم کیا اور آپ کو کرسی پر بٹھایا۔ اور آپ نے اُس کی میز پر کھانا کھایا؟

کیا آپ کو یاد نہیں کہ مزدوری پیشہ لوگ کس طرح سے میلے کچیلے لپٹے پہنے رہتے ہیں۔ بعض وقت صرف لنگوٹا ہی باندھی رکھتے ہیں۔ اور کس طرح سے اُن کے بچے جب دس گیارہ ہی سال کے ہوتے ہیں تو اُن کے ساتھ محنت میں شریک ہو کر کمانے لگ جاتے ہیں۔ کون خوش ہوگا کہ اگر ایک پاسبان میلی چادر کمر میں باندھ اور ایک میلا کرتہ پہن یا ایک لنگوٹا باندھ کر پلیٹ فارم پر کھڑا ہو کر ٹکٹ لے۔ اور کون صاحب ایسے پادری کو اپنی کوٹھی میں کرسی پر بٹھانے اور اپنے ساتھ میز پر کھانا کھلانے میں خوشی کا اظہار کریگا۔ میز پر کھانا کھانا تو درکنار گرجے ہی میں شاید آنے کی اجازت نہ دے۔ بلکہ پرانا اور گندہ پلیٹ فارم پر کھڑے ہونے کی اجازت نہ ملے اور اگر بالفرض بیچارہ کسی نہ کسی طرح سے پلیٹ فارم پر کھڑا بھی ہو جائے تو کلیسیا ہی میں سے کئی اُٹھیں گے جو اس کو دھکے مار کر گرجے سے بھی باہر نکالنے پر تیار ہونگے۔ کہاں پاسبانوں اور پروفیسروں کے بچوں کو جبکہ دس گیارہ سال کے ہوتے ہیں اُن کی تنخواہ کا کم از کم ایک تہائی حصہ ہی تنخواہ میں ملنے لگ جاتا ہے۔ کیا خوب ہوتا اگر ڈاکٹر صاحب ان باتوں پر بھی روشنی ڈالتے۔

ڈاکٹر صاحب ہم آپ کی باتوں کو ماننے کے لئے تیار ہیں۔ بیشک ہم آپ کی اسباب کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ کہ امریکہ کے پاسٹر اور پروفیسر علمی لحاظ سے اس ملک کے پادری صاحبان پر بیشک فوقیت رکھتے ہیں۔ لیکن ہم اس فوقیت پر ڈاکٹر صاحب سے عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اسباب کا خیال رکھیں کہ ہمارے ملک میں مسیحی روشنی آئے ہوئے کتنی دیر ہوئی ہے۔ ورنہ مشرقی دماغ بائبل کے سمجھنے میں مغربی دماغ سے کم نہیں ہے۔

اب آخر میں ہم بڑے ادب کے ساتھ ڈاکٹر صاحب سے اسباب کے دریافت کرنے کے ملتجی ہیں کہ کیا وجہ ہے جبکہ امریکہ جیسے ملک میں جہاں چیزوں کی بڑی مہنگی ہے۔ پادری صاحبان گیارہ۔ چالیس اور سو روپیہ ماہوار پر گزارہ کر سکتے ہیں۔ ہندوستان میں جہاں ضروریات بڑی سستی ہیں اس سے کم ہرگز ادا نہیں کر سکتے؟ امید کہ ڈاکٹر صاحب اس عرض پر روشنی ڈالکر اس ملک کے پادری صاحبان کو مستفید کئے بغیر نہ رہیں گے۔

راقم۔ بی۔ ایم۔ اکبر پاسٹر سرگودہ

حال مقیمی گوجرانوالہ

لکھنؤ کانفرنس

کی کمیٹی تمام مسیحیوں خصوصاً اُن ترقیاتی کلیسیاؤں کو جو مسلمان ملکوں میں کام کر رہی ہیں دعوت دیتی ہے کہ نو (۹) نومبر کا دن جبکہ مسلمانوں کی عید ہوگی ہمارے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے لئے دعائیہ دن منایا جائے۔ تاکہ خدا اس موقعہ پر اور اس خاص دن پر ان کے دلوں کو یسوع مسیح خدا کے برہ کی جانب پھیرے جو جہان کے گناہ اُٹھا لیجاتا ہے۔ اور تاکہ ہم انہیں پیار کریں اور اُن کی مدد کریں۔

ایس۔ ایم۔ زویمر چیرمین — قاہرہ

آر۔ ایس۔ میکناٹن۔ سکرٹری — ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء

فیلپس۔ ڈبلیو۔ میکنیس۔ خزانچی۔

ضرورت

ہے ایک ہوشیار تعلیم یافتہ ڈرل و جمناسٹک ماسٹر کی جو کرکٹ اور فٹ بال بھی سکھا سکے۔ درخواستیں مع نقول اسناد ہیڈ ماسٹر صاحب مشن ہائی سکول قصور ارسال کیجاویں۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجائے گی۔

تعلیم کفارہ

گزشتہ سے پیوستہ

خُدا نے مسیح اور حضرت مریم کے سوا کسی کو نیک پیدا نہیں کیا

ہم نے گزشتہ بیان میں کہا اگر خدا نیک بندوں کو پیدائش ہی سے نیک پیدا کرتا۔ وہ نیک بندے عمر بھر نیکی کرتے نیک پرکرتے ہیں اور یہ بات بھی دیکھی تھی کہ اللہ نیکی کا خالق اور تمام نیک اعمال و افعال کا بھی پیدا کنندہ ہو۔ پر جب ہم قرآن و حدیث میں نیکوں کا دنیا میں وجود تلاش کرتے ہیں تو نہ وہ نیک ہی ملتے ہیں اور نہ نیکی کا اور نیک اعمال و افعال کا انسان سے خارج میں وجود ملتا ہے۔

ہم اسباب کو اس لئے بھی تلاش کرتے ہیں کہ ہمارے مخاطب نے نہایت زور سے اس بات کا انکار کیا ہے کہ بنی آدم بالکلیہ گنہگار ہیں۔ اگر ہم نے قرآن و حدیث سے دنیا میں نیکوکاروں کا عدم ثابت کر دیا تو ہمارے مخاطب کے انکار کرنے کی گنجائش ہمیشہ کے لئے جاتی رہیگی۔ اور یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ جو اللہ گناہ اور اُس کے کل اقسام کا اور اعمال و افعال کا خالق ہو وہ کبھی نیکی کو اور نہ نیک اعمال کو اور نہ نیک بنی آدم کو پیدا کر سکتا ہے۔ اس سے صرف گناہ اور گناہ کے اعمال اور گنہگار ہی پیدا ہو سکتے ہیں اور بس آنے والے بیان کو غور سے پڑھو۔ اس سے ہمارے مطالب مذکور ثابت ہونگے۔

(۱) اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔ یعنے ہم نے دکھائی امانت آسمانوں کو اور پہاڑوں کو اور زمین کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ اس کو اُٹھاویں اور اس سے ڈر گئے اور اُٹھا لیا اس کو انسان نے بتحقیق وہ ظلم کرنے والا اور جہل کرنے والا ہے۔ احزاب ۹ رکوع۔

لہ ہم اسباب میں ڈاکٹر صاحب سے بالکل متفق نہیں۔ بائبل کی منادی اور غیر مذاہب والوں سے مباحثہ کرنے اور بائبل کی صداقتوں کو ان پر ظاہر کرنے میں ہندوستانی پادری امریکن پادریوں سے کہیں بڑھ کر ہیں بلکہ بعض [illegible]

(۲) وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا - اور انسان ضعیف خلق کیا گیا ہے - نساء ۵ رکوع

(۳) اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا - یعنے آدمی جی کا کچا بنایا گیا ہے - معارج آیت ۱۸ -

(۴) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ - تحقیق انسان ظلم کرنے والا اور کفر کرنے والا ہے - ابراہیم ۵ رکوع -

(۵) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ - تحقیق انسان ٹوٹے میں ہے - عصر - (۶) وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا - یعنے اور انسان بخیل ہے - بنی اسرائیل ۱۱ رکوع (۷) خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ - خلق کیا گیا انسان نطفہ سے پس جب وہ پیدا ہوتا ہے - تو جھگڑالو ظاہری ہوتا ہے - نحل ۱ رکوع

(۸) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ - یعنے تحقیق انسان ظاہرا کفر کرنے والا ہے - زخرف ۱ رکوع - (۹) اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ - تحقیق انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے - اور وہ اس پر گواہ بھی ہے - عٰدیٰت (۱۰) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ - اور ہم نے انسان کو پیدا کیا اور جو وسواس اس کا نفس کرتا ہے ہم کو اس کا علم ہے - ق ۱ رکوع (۱۱) اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى - یعنے کیا انسان گمان کرتا ہے کہ وہ بے قید چھوڑا رہیگا - قیامت (۱۲) ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ - ظاہر ہو گیا فساد خشکی اور تری میں اس کسب کے باعث جو ان کے ہاتھوں نے کیا تاکہ ان کو ان کے بعض عملوں کا مزہ چکھا دیں شاید وہ رجوع لائیں - روم آیت ۴۰ (۱۳) وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى - نحل ۸ رکوع (۱۴) قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ - مارا جائے انسان اس کفر کے سبب جو اس نے کیا ہے - عبس -

قرآن شریف سے کل بنی آدم کا بالکلیہ گنہگار پیدا ہونا ثابت ہوا - اور ساتھ ہی ہمارے مخاطب کے اس قول کی سچائی کا شیرازہ بکھر گیا - جو اس نے کہا تھا کہ گناہ ہمارے نفس کی ایک حالت کا نام ہے ص۱ اور معلوم یہ حقیقت ہوئی کہ گناہ خدا کے نفس کی ایک حالت کا نام ہے - اللہ تعالیٰ نے کوئی نیک بندہ سوا حضرت مسیح ابن مریم کے اور حضرت مریم کے پیدا ہی نہیں کیا - حدیث شریف نے جو پیدائشی نیکوکار پیدا کر کے دکھائے تھے وہ راوی کے ذہن کے مخلوق ثابت ہوئے ہماری دنیا میں ان کا وجود متحقق نہ ہوا - اس سے ہمارے مخاطب کا یہ قول بھی طبعزاد ظلوم ہوا جو اس نے کہا تھا کہ یہ محض جھوٹ ہے کہ سب انسان گنہگار پیدا ہوتے ہیں صفحہ ۱۲ - اس قول سے ہمارے روشن ضمیر مخاطب نے قرآن شریف کے ان تمام اقوال پر جو اوپر نقل کئے گئے ہیں - جھوٹ ہونے کا فتوےٰ دیدیا - جس کا فیصلہ ہم اہل قرآن پر چھوڑتے ہیں -

قرآن شریف کے متعدد جدا جدا مقامات انسان کو کسی گناہ کے ارتکاب پر گنہگار نہیں ٹھہراتے - بلکہ امانت برداری پر گنہگار ثابت کرتے ہیں - سب صاحبان سمجھ سکتے ہیں کہ امانت برداری نیکی کا فعل ہے - پس قرآن بندوں کو نیک ہونے کی کوشش پر مجرم شمار کر چکا ہے - اس سے ہمارا یہ دعوےٰ ثابت ہو گیا کہ قرآن وغیرہ کتب دینی میں - بندوں کی نجات کے دونوں طریق یعنے پازٹیو اور نیگیٹو طریق نجات تسلیم کئے گئے ہیں - آیات متعدد جدا جدا ہر دو طریق سے متعلق ہیں -

ہمارے مخاطب کے مسلمات میں خدا کی نیک مخلوقات کا وجود باقی نہ رہا - صرف گنہگار مخلوقات کی ہستی ثابت ہوئی بخیر ہم نے اس بات کو ثابت کیا تھا کہ ہمارے مخاطب کا خدا تمام اقسام کے گناہ کا خالق ہے - گناہ کے تمام اعمال و افعال کا پیدا کنندہ ہے - تمام گنہگاروں کو خلق کرنے والا ہے - متعدد جدا جدا آیات اس بات کا ثبوت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تمام بشری مخلوقات حضرت مسیح اور آپ کی والدہ کو چھوڑ کر گنہگار ہی ہے - ایسی گنہگار ہے کہ اگر اللہ گرفت کرے تو کسی کو زمین کی پشت پر زندہ نہ چھوڑے - پر ان کو ڈھیل دے رہا ہے - اب ناظرین خود ملاحظہ فرمائیں کہ ایسے بدکار و گنہگار نجات نیک اعمال کی شرط پر کیسے پا سکتے ہیں ؟ اور پھر اگر بقول مولوی صاحب بندے گناہ کر کے خدا کا کچھ نقصان نہیں کرتے تو ان سے گناہ ترک کروانے کی ضرورت بھی کیا ہے - اگر بقول مولوی صاحب بندے نیکی کر کے خدا کا کچھ نہیں سنوارتے تو ان کی نجات کے لئے نیکی کرو کی شرط رکھنی بھی عبث ٹھہری - ان گنہگاروں کو پازٹیو طریق سے نجات دو اور چھوڑو تب بحث ختم ہو جائے گی - باقی دارد

پادری غلام مسیح از شرقپور -

کوئی محمدی صاحب جواب دیوے

سوال اول :- کہ قرآن شریف فرماتا ہے - سورۃ المومن رکوع ۳ - پھر پیدا کیا ہم نے قرآن دوسرا - دوسرا کون سا قرآن ہے -

سوال دوئم - کہ قرآن کو جدا جدا کیا ہم نے - سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۱۱ - قرآن کو کیوں جدا جدا کیا - کیا مطلب ہے -

سوال سوئم :- جنہوں نے کیا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے سورۃ نحل رکوع ۵ - کس نے کیا اور کیوں کیا کون سے قرآن کو پہلے یا دوسرے قرآن کو -

سوال چہارم :- پھر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا امر کو اپنے آپس میں ورق ورق - سورۃ المومن رکوع ۳ - امر کو کیوں ٹکڑے ٹکڑے کیا یعنے توڑ دیا اور ورق ورق سے کیا مراد ہے -

اور جو محمدی بھائی جواب دیوے - قرآن کی آیت سے آگاہ ہی بخشے اور بخشے حوالہ قرآن سے ہو -

الراقم

صابر مسیح مناد جہلم -

ریویو

بابو گنگا پرشاد صاحب ایم اے۔ ایم آر اے ایس

کی

کتاب سرچشمہ مذہب کے چند حصوں پر ریویو

گذشتہ سے پیوستہ

(۶) آگ نے اسے پانی سے نکالا۔ لیکن موسےٰ مصر کے بادشاہ فرعون کی بیٹی سے اس کی سہیلیوں کے ذریعہ سے نکلوایا گیا۔ پس اسی پر مسٹر ہیوٹسکی اور ان کے چیلے اس قدر شور مچاتے ہیں کہ عزرا نے سارگن کا قصہ سنکر موسےٰ پر تھوپ دیا۔ کیا آپ نہیں دیکھ سکتے تو اور منصف مزاج بھی نہ دیکھ سکیں گے کہ کس قدر متضاد باتیں موسےٰ اور سارگن میں پائی جاتی ہیں اور پھر بھی عزرا پر یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ بیبلن میں فارسیوں سے یہ قصہ سنکر موسےٰ پر تھوپ دیا موسےٰ اور سارگن میں گر کوئی مشابہت ہے۔ تو یہ ہے کہ دونوں ٹوکرے میں رکھ کر دریا کے کنارے پر رکھ دیئے گئے۔ یا ایک ڈالدیا گیا۔ اور دوسرا کنارے پر رکھ دیا گیا۔ پس مخالف مذہب عیسوی دونوں کو ٹوکرے میں رکھے جانے اور دریا سے نکالے جانے میں گلا پھاڑ کر چلاتے ہیں کہ دیکھو موسےٰ پر سارگن کا قصہ تھوپ دیا۔ آفتاب سے زیادہ اظہر من الشمس یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ موسےٰ اور سارگن میں کل بڑی باتوں میں ذرا بھی موافقت نہیں ہے۔ صرف ایک نہایت چھوٹی بات میں کسیقدر موافقت پائی جاتی ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا۔ مگر بقول شخصے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہمارے مخالف بھی یہی کر رہے ہیں۔ مگر دانشمند اس سے دھوکہ میں نہیں آسکتے۔ اب اس موافقت پر اگر لحاظ کریں تو دنیا میں لاکھوں آدمیوں میں اس قسم کے مشابہات پائے جائینگے مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ کرشن جی محمد صاحب تھے اور محمدی صاحبان نے کنہیا جی کا قصہ سنکر محمد صاحب پر تھوپ دیا۔ اب بابو صاحب موصوف کے دو بڑے دعوے کہ ابراہیم اور زردشت ہمعصر تھے۔ اور دوسرا کہ وہ ذریعہ اور موقعہ جن سے دونوں مذاہب ایک دوسرے کے خیالات کو اپنے مذہب میں داخل کر سکتے تھے۔ ہم نے مذکورہ بالا دلائل سے ثابت کر دیا کہ محض پوچ اور بے بنیاد ہیں۔ اب آگے چلکر یہودی اور پارسی مذہب میں آٹھ بڑی مشابہات بتلاتے ہیں۔ جو منجملہ ذیل ہیں (۱) اہرمزد اور لفظ یہوواہ میں باعتبار معنے کے مطابقت پائی جاتی ہے۔ یعنی دونوں لفظوں کے معنے ہیں "میں وہ ہوں جو ہوں" (۲) دو طاقتوں کا خیال۔ یعنی خدا۔ اور شیطان۔ (۳) فرشتے (۴) پیدائش دنیا (۵) مردوں کا جی اُٹھنا۔ (۶) آئندہ زندگی بہشت وجہنم (۷) قربانی (۸) دیگر چھوٹی چھوٹی مشابہتیں نوح کی کشتی۔ باغ عدن کے دریا وغیرہ۔ مشابہت نمبر (۱) کی نسبت یہ عرض ہے کہ لفظ یہوواہ توریت میں پایا جاتا ہے۔ اور توریت ژند اوستہ سے زیادہ قدیم ہے۔ پس قیاس غالب یہ ہو سکتا ہے کہ پارسیوں نے یہودیوں سے اس لفظ کو سیکھا (۲) این سائکلوپیڈیا برٹینیکا جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۷ میں لفظ یہوواہ کی نسبت یہ بیان پایا جاتا ہے کہ یہوواہ کی پرستش بہت قدیم سے چلی آتی ہے۔ حتیٰ کہ دنیا کے شروع سے۔ پس یہ دعوے کہ یہودیوں نے پارسیوں سے یہوواہ کی پرستش کو سیکھا محض بے بنیاد ٹھہرتا ہے (نمبر ۲) دو طاقتوں کا خیال یعنی خدا اور شیطان۔ اس میں یہودی اور پارسی مذہب سے مطابقت کلی نہیں مانی جا سکتی ہے۔ کیونکہ یہودی و عیسائی شیطان کو خدا کے علاوہ خدا یا طاقت نہیں مانتے ہیں جیسا کہ پارسی مذہب والے مانتے ہیں۔ بلکہ اُن کے خیال میں شیطان ایک فرشتہ مخلوق خدا تھا جو نافرمانی کر کے شیطان بن گیا۔ لیکن پارسی مذہب کی رو سے اہرمزد اور اہرمن دو متضاد طاقتیں مانی گئی ہیں۔ کہ ایک خالق خیر ہے اور دوسرا خالق شر ہے۔ دونوں طاقتیں ہر وقت ایک دوسرے پر غالب آنے کے لئے آپس میں لڑتی رہتی ہیں۔ ان دونوں کے چھ چھ فرشتے مانے گئے ہیں۔ کہ جن کے ذریعہ سے وہ اپنی اپنی کائنات کا انتظام کرتے ہیں۔ ماخوذ از زرتشت نامہ۔ جس کو منشی محمد خلیل الرحمن صاحب کلرک منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور نے دار الاشاعت پنجاب کے لئے معتبر و مستند ماخذوں سے جمع کر کے مرتب کیا صفحہ ۸ نمبر (۳) فرشتوں کی نسبت بابو صاحب ڈاکٹر سیل سے اقتباس پیش کر کے فرماتے ہیں کہ یہودیوں نے فرشتوں کے نام اور ان کے درجوں اور عہدوں کی نسبت فارسیوں سے سیکھا ہے۔ اس کے جواب میں عرض یہ ہے کہ فرشتوں کے وجود کی نسبت تو انہوں نے پارسیوں سے نہیں سیکھا ہے کیونکہ بائیبل میں یہ تعلیم موسےٰ کے زمانہ سے چلی آتی ہے جیسا کہ پیدائش ۲۴: ۷-۴۰ خروج باب ۲۳: ۲۰-۲۳ - گنتی ۲۰: ۱۰، ایوب ۳۸: ۷ زبور ۹۱-۱۷ وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ پس ان حوالوں اور دیگر حوالجات سے جو طول کے باعث سے یہاں پیش نہیں کئے گئے۔ یہ امر صاف ثابت ہوتا ہے کہ فرشتوں کی نسبت بائیبل کی تعلیم موسےٰ کے زمانہ سے چلی آتی ہے۔ اور موسےٰ کا زمانہ ظاہر ہے کہ زردشت سے پانچسو برس اور منشی خلیل الرحمن کے بیان کے مطابق آٹھ سو برس قبل ثابت ہوتا ہے۔ پس پارسیوں نے یہودیوں سے سیکھا ہو یہ ممکن ہے۔ رہا یہ امر کہ نام اور درجے یہودیوں نے پارسیوں سے سیکھے۔ یہ تو بہت ہی پچھلے زمانہ کی بات ہے کیونکہ ڈاکٹر سیل صاحب اپنے اقتباس میں یہودیوں کی حدیثوں کا حوالہ دیتے ہیں نہ بائیبل کا۔ اور یہ حدیثیں بہت ہی پچھلے زمانہ کی تصنیف ہیں۔ چنانچہ این سائکلوپیڈیا جلد ا صفحہ میں یوں مرقوم ہے۔ کہ باترتیب اور فرشتوں کی سرداری اور درجوں کی تعلیم نے یہودیوں میں مسیح سے قبل دو سو برس سے ایک سو برس تک گنجائش حاصل کی ہے۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ حدیثیں بائیبل کی تعلیم سے بہت پیچھے فرشتوں کی نسبت لکھی گئی ہیں۔ ہمارے ناظرین اس امر کا خیال رکھیں کہ اس بحث میں اصلی بات جو معرض بحث میں ہے۔ وہ یہ ہے کہ آیا فرشتوں کی تعلیم یہودیوں نے پارسیوں سے سیکھی یا پارسیوں نے یہودیوں سے سیکھی پس اس کو زیر نظر رکھ کر یہ امر صاف ہو جاتا ہے کہ فرشتوں کی تعلیم یہودیوں میں حضرت ابراہیم کے زمانہ سے چلی آتی ہے۔ جیسا کہ ابراہیم پر فرشتوں کا ظاہر ہونا پیدائش

کی کتاب سے ظاہر ہے۔ پس کجا ابراہیم کا زمانہ اور کجا یہودی حدیثوں کا زمانہ فرشتوں کے نام اور درجوں کی نسبت۔ ان میں سینکڑوں بلکہ ہزار ہا برس کا بعد اور دوری نظر آتی ہے پھر آپ کسی پادری پیچ ملس کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں کہ بائیبل میں سات روحوں کا ذکر (اغلب ہے کہ جنکا ذکر حزقیل اور زکریا میں آیا ہے مصنف) پارسیوں کے فرشتوں امیشا سپنٹس سے مشابہ ہیں۔ اس کی نسبت این سائیکلوپیڈیا جلد ۲ صفحہ ۹ میں یوں مرقوم ہے کہ سات فرشتے جن کا ذکر حزقی ایل اور زکریا میں آیا ہے فارسیوں کے امیشا سپنٹس سے مشابہ ہے لیکن یہ علاقہ یا تعلق مشتبہ ہے۔

پھر این سائیکلوپیڈیا جلد ۲ صفحہ ۹ کے فٹ نوٹ میں حزقیل کے سات فرشتوں کی نسبت یوں مرقوم ہے۔ کہ زرداشتیوں کی تعلیم نے فرشتوں کی نسبت (اس وقت تک یعنی جن کا ذکر حزقی ایل اور زکریا میں ہے) اکتشاف حاصل کی حتی یقینی نہیں ہے (دیکھو پیدائش دنیا۔ بابو صاحب موصوف ڈاکٹر ہاگ صاحب کا بیان زردشتیوں پیدائش دنیا کی نسبت اور بائیبل کا بیان پیدائش دنیا کی نسبت مقابلہ کرتے ہیں جو ناظرین کے مطالعہ کے لئے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

باقی دارد

کیا میں مسلمان ہوں؟

جناب ایڈیٹر صاحب نور افشاں۔ تسلیم

۳ اکتوبر ۱۹۱۳ء کے نور افشاں صفحہ ۱۰ کالم ۳ میں واعظ صاحب نے جو مضمون اسلامی فرقوں کے بارے میں شایع کیا ہے۔ اُس میں انہوں نے میرا نام بھی ٹھونس دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ میں بھی مسلمانوں میں ایک نیا فرقہ ایجاد کر رہا ہوں۔ یہ خوب مزہ کی بات ہے۔ مسلمان تو یہ کہہ رہے ہیں کہ میں عیسائیوں کے بہت سے فرقوں میں ایک نیا فرقہ ایجاد کرنے کی فکر میں ہوں۔ اور ادھر سے مسیحی بھائی یہ کہہ رہے ہیں کہ میں مسلمانوں میں نیا فرقہ ایجاد کر رہا ہوں۔ اُدھر دیا تند ہی مجھے مسیحی اور مسلمان دونوں کا مشترکہ بنا رہے ہیں۔ سچ ہے جوگی جوگی لڑیں۔ کھپروں کا نقصان۔ اب میں نے اکتوبر کا انمد کا تمام پرچہ اسی مضمون سے اُرپن کر دیا ہے کہ کیا میں مسلمان ہوں؟ اگر اس سوال کا جواب مسلمانوں نے ہاں میں دیا تب تو سمجھنا چاہئے کہ مسلمانوں میں ایک نیا فرقہ ایجاد ہو جائیگا۔ لیکن اگر اس سوال کا جواب نفی میں ملا تو پھر مسیحی بھائیوں سے سوال کیا جائیگا۔ یہ پرچہ چھپ رہا ہے۔

دھرمپال ایڈیٹر اندر۔ لودیانہ۔

ضرورت

۳/۴

ایک تجربہ کار انٹرنس پاس استاد کی ضرورت ہے جو کہ چرچ مشن سکول فیروزآباد (آگرہ) میں تھرڈ ماسٹر کا کام کرے۔ عیسائی کو ترجیح دیجائیگی۔ تنخواہ مبلغ تیس روپیہ ماہوار ۳۰ درخواستیں بمعہ نقول سندات کے

ہیڈ ماسٹر چرچ مشن سکول فیروزآباد

آنی چاہئیں۔

ضرورت

۲/۴

ایک ایسی لائق استانی کی ضرورت ہے جو ایف۔ اے یا بی۔ اے پاس ہو اور ان جماعتوں میں تعلیم دینے کے لائق ہو۔ جو انگریزی اور ورنیکلر زبانوں میں استانی کے امتحانات کے لئے تیاری کرتی ہیں

تمام درخواستیں پرنسپل صاحبہ وناسیکر گرلس ہائی سکول الہ آباد کے نام آنی چاہئیں۔



حالات جاپان اُردو	۲ر و ۱ر
شریف بیبیاں	۳ر و ۱ر
چندر لیلا سادھنی اُردو ۱ر و ۲ر گورمکھی	۲ر
آریوں کا آبائی وطن	۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
تناسخ کا کھنڈن	۲ہر
سیر ہند	عہ
بچوں کی پرورش	ار
لیبوریٹری میتھڈ	ار
وکیل کی سرگذشت رومن	۶ر
دو سوال (ناستک تعلیم کا روازروئے فلاسفی)	۲ر
سوچیر کاش	۳ر و مجلد ۱۲ر
ملکہ آسٹر کا احوال باتصویر ولایتی	۶ر
ملکہ روت کا احوال ״ ״	۶ر
موسیٰ کا احوال ״ ״	۶ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	۱ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	۱ر
صنعت و دستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	״
ویدوں کی ازلیت	۲ پائی
پرستش حیوانات	۳ پائی
تیرتھ	۲ پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۲ پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۹ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اُردو، رومن اُردو	۳ر و ۹ر
دولت لازوال اُردو	۲ر-۵ر-۸ر
״ رومن اُردو	۸ر
عزت بیمثال اُردو	۲ر-۵ر-۸ر
״ رومن اُردو	۸ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	۱ر
شادی کی بابت خیالات	۱ر
سچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی
صفائی کی ضرورت	۳ پائی
دعوت اسلام	۲ پائی
مسیح کا نمونہ	

مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقائق	۸ر
بیگناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳ پائی
حضرت محمد	۳ پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
اسماء الٰہی	۳ پائی
خدا کے دس حکم	۳ پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
مسیح یا محمد	۳ پائی
نماز	۳ پائی
سچا اسلام	۳ پائی
قرآن	۳ پائی
یسوع مسیح	۳ پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا	۳ پائی
سورہ فاتحہ	۳ پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہو گئی	۳ پائی
انصاف کا دن	۳ پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۹ر
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گریسولڈ	۲ر

پتہ۔ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری
صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی پی *

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ؎
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ؎
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۔ ۔ ۔ ؎
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ؎

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	ےعہ
پورا کالم	للعہ	ےعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	۵۰	۱۰۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر۔ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہیئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہیئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ و نمبر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے کی وقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ر سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے ہیں۔ قیمت ۸ عار +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اسمیں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر (۱۹۱۲ء کے) ۲ر فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای ۔ ایم ویری ۔ ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۸۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپکٹس (اُردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

سی ۔ بی ۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صر اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن کشتی کرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے عہ کرونول لعہ +

مزید دریافت کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دیا دی بے۔ دی ہیروز صاحب پبلشر۔ ایڈیٹر و منیجر نورافشان کے لئے مشن پریس لودیانہ میں ۔ نامہ والی بردرز چھپا +